افکار و آراء

مکرمی۔ نومبر کے الرحیم میں نواب صدیق حسن خاں مرحوم و مغفور کا وصیت نامہ شائع ہوا ہے۔ تمہیدی تحریر میں بعض فروگزاشتیں نظر آئیں۔ اگرچہ میں اپنے آپ کو اس لائق نہیں سمجھتا کہ ایسے معاملات میں کچھ عرض کروں۔ پہلے ایک ایسا ہی عریضہ پیش کر کے خوشگوار روابط میں خلل پیدا کر چکا ہوں لیکن دل کو گوارا نہیں کہ صریح فروگزاشتیں نظر انداز کی جائیں۔

مثلاً فرمایا گیا ہے کہ نواب صاحب مرحوم نے جہاد اسلامی پر ایک رسالہ تحریر فرمایا تھا جس کی خبر وائسرائے ہند لارڈ کرزن کو ہوئی اور حکومت انگریزی کے ایما پر وہ رسالہ کسی نے چرا کر وائسرائے تک پہنچا دیا نیز اس واقعہ کو ۱۳۰۴ یا ۱۳۰۵ھ کا بتایا گیا ہے۔

نواب صاحب کے خلاف حکومت نے ۱۶ محرم ۱۳۰۳ھ (۲۵ اکتوبر ۱۸۸۵ء) کو کارروائی کی تھی جس میں ان کے خطابات و اعزازات سلب ہوئے۔ نیز انھیں ریاست کے تمام معاملات سے بالکل بے تعلق کر دیا گیا۔

۱۸۸۵ء میں لارڈ ڈفرن وائسرائے تھا، ولنس ڈاؤن (۱۸۸۸ء۔ ۱۸۹۴ء) وائسرائے رہا۔ بعد ازاں ایلگن دوم (۱۸۹۴ء۔ ۱۸۹۹ء) نے حکومت کی۔ لارڈ کرزن ۱۸۹۹ء میں وائسرائے مقرر ہوا۔ اس وقت نواب صدیق حسن خاں کے انتقال پر کم و بیش نو سال گزر چکے تھے۔

یہ کارروائی سر لیپل گرفن نے کی تھی۔ ۱۸۸۱ء سے ۱۸۸۸ء تک وسطی ہند کی ریاستوں کا ایجنٹ تھا۔ بعد میں امرائے پنجاب پر اس نے کتاب لکھی جس کا اردو ترجمہ بھی ہو گیا تھا۔

غرض لارڈ کرزن کی جگہ لارڈ ڈفرن ہونا چاہیئے۔

یہ بھی صحیح نہیں کہ نواب مرحوم نے جہاد پر کوئی رسالہ لکھا تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ انگریز جنگ امبیلہ کی وجہ سے مشتعل تھے اور سید احمد شہید کے ساتھ تعلق رکھنے والوں پر بہت بگڑ گئے تھے۔ نواب صدیق حسن خاں سید آل حسن کے فرزند تھے، جو سید شہید کے خلیفہ خاص اور داعی تھے۔ پھر نواب نے مختلف تصانیف میں دوسرے مسائل کے علاوہ مسئلہ جہاد پر بھی اسلامی نقطۂ

پیش کیا تھا نیز مختلف خطبات شائع کرائے تھے، جن میں غالباً ایک یا دو خطبے شاہ اسماعیل شہید کے بھی تھے اور ان کا موضوع جہاد ہی تھا۔

جنگ امبیلہ کے بعد سید محمد احمد (مہدی سودان) کے مقابلہ میں انگریزوں اور مصریوں کی شکست اور گارڈن کے قتل نے انگریزوں کو اور بھی برانگیختہ کردیا تھا۔ اغلب ہے کہ یہ تمام امور نواب مرحوم کے حاسدوں نے خفیہ خفیہ انگریزی حکومت تک پہنچائے ہوں۔ ورنہ نواب کی فارسی اور عربی کتابوں کے تمام مطالب سے حکومت کیوں کر آگاہ ہوسکتی تھی۔ گرفن بڑا سخت گیر اور جابر قسم کا آدمی تھا۔ اس نے معاملہ انتہا تک پہنچادیا اور نواب صاحب نے زندگی کے آخری پانچ سال علیحدگی اور گوشہ نشینی میں گزارے۔ نواب شاہ جہاں بیگم والیہ بھوپال نے بارہا خطابات و اعزازات کی بحالی کے لئے کوششیں کیں مگر نواب صاحب صدیق حسن خاں کی زندگی میں حکومت ہر درخواست رد کرتی رہی آخر نواب صاحب کی وفات کے بعد اس پر راضی ہوئی کہ جب کبھی مرحوم کا ذکر آئے تو انھیں نواب اور شوہر والیہ بھوپال لکھا جائے۔ پھر خطابات بھی بحال کردیئے تھے۔

بہرحال جہاد پر الگ رسالہ لکھنے اور اس کے چھپ جانے کا واقعہ میرے نزدیک درست نہیں۔
مقصود تحریر صرف یہ ہے کہ آپ آگاہ ہوجائیں۔ مناسب سمجھیں تو چند الفاظ میں تصریح فرمادیں مگر مطلقاً میرا ذکر نہ کریں۔

امید ہے آپ بخیر ہوں۔ اگر ناراضی اب تک قائم ہے تو واضح رہے کہ:-

زمین عشق بہ کونین صلح کل کردیم
توخصم باش وز ما دوستی تماشا کن

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نیازمند......